سوال

میں نے آٹھ ماہ قبل ایک غیر ملکی بااخلاق اوردین والے ڈاکٹر شخص سے شادی کی لیکن میری تعلیم صرف انٹرتک ہے یعنی میں اس سے کم تعلیم یافتہ ہوں،مجھے مشکل یہ درپیش ہے کہ میراخاوندہر وقت مجھ پر تکبر کرتا ہے، وہ یہ سمجھتا ہے کہ اس نے مجھے فقروتنگ دستی سے باہر نکالا ہے حالانکہ میرے خاندان کی مالی الحمدللہ بہت بہتر اور اچھی ہے، ہماری ازدواجی زندگی مشکلات سے بھری ہوئی ہے لیکن الحمدللہ ہم سوچ سمجھ کر چل رہے تھے، لیکن ڈیڑھ ماہ سے میں اپنے میکے میں ہوں کیونکہ اس نے میرے ساتھ بہت سے برے طریقہ اوراسلوب سے کلام کی اورکہنے لگا میں توفلاں ڈاکٹر ہوں اس وجہ سے میں نے اپنے والد کوفون کیا اور میرے اصرار کے بعد وہ مجھے لینے آئے، حالانکہ میں نے خاوند کوکہا کہ میں اپنے والد کوفون کرونگی تووہ کہنے لگا: جاؤچلی جاؤ، یہ کہہ کروہ گھر سے نکل گیا، میں نے آنے سے پہلے تین گھنٹے اسکا انتظار کیا لیکن وہ نہ آیا اس دن سے آج تک اس نے میرے بارہ میں دریافت بھی نہیں، اورنہ ہی مجھے ٹیلی فون کیا ہے حتی کہ میری ساس اورسسر نے بھی مجھ سے بالکل بات نہیں کی، میں طلاق لینا چاہتی ہوں، توکیا مجھے باقی مانندہ مہرلینے کا حق حاصل ہے، اور گھر میں جو میرا سامان ہے اس کے بارہ میں کیا حکم ہے ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمداللہ تعالی کےلیے، اوردوروسلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعدازاں :

اول :

کسی بھی عورت کےلیے بغیر شرعی عذر کے طلاق طلب کرنا جائزنہیں ہے؛کیونکہ سنن ابوداود اورترمذی اورسنن ابن ماجہ میں درج ذیل حدیث مروی ہے :

ثوبان رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جس عورت نے بھی بغیر کسی ضرورت وتنگی کےاپنے خاوند سے طلاق طلب کی اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے"

سنن ابوداود حدیث نمبر (2226) سنن ترمذی حدیث نمبر (1187) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2055) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابوداود میں اسے صحیح قرار دیا ہے

الباس : کامعنی شدت وتنگی اورایسا سبب جس کی بنا پر طلاق طلب کی جاسکتی ہو

طلاق طلب کرنے کے مباح عذر میں خاوندکی سوء معاشرت یعنی برا سلوک اورنان ونفقہ یعنی اخراجات نہ دینا، اور بیوی کی رضامندی کے بغیر بیوی سےچھ ماہ سے زائد دوررہنا، اور بیوی کااپنے خاوند کوناپسند کرنا کہ بیوی کےلیے خاوند کے ساتھ رہنا مشکل ہوجائے، یا اسے خدشہ ہوکہ یہ چیزاسے خاوندکی نافرمانی پر ابھارے گی اوراس طرح وہ خاوند کے حقوق ادا کرنے میں کوتاہی برتنے لگے گی

صحیح بخاری میں ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ ثابت بن قیس رضی اللہ تعالی عنہ کی بیوی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اورعرض کرنے لگی :

"اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ثابت بن قیس کے نہ تواخلاق میں کوئی عیب لگاتی ہوں، اورنہ ہی اس کے دین، لیکن میں اسلام میں ناشکری اورکفر کوپسند نہیں کرتی

تورسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"کیا تم اسے اس کا باغ واپس کرتی ہو؟

وہ کہنے لگی : جی ہاں میں واپس کرتی ہوں

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : باغ قبول کرلو اور اسے ایک طلاق دے دو"

صحیح بخاری حدیث نمبر (4867).

ثابت بن قیس کی بیوی کا یہ کہنا :

"لیکن میں اسلام میں کفر وناشکری کو ناپسند کرتی ہوں"

یعنی میں یہ پسند نہیں کرتی کہ کوئی ایسا عمل کر بیٹھوں جو اسلامی احکام کے منافی ہو یعنی خاوند کی نافرمانی ہو جائے ، یا پھر خاوند سے بغض رکھوں یا اس کے حقوق کی ادائیگی نہ کر سکوں

دیکھیں : فتح الباری (400/9).

خاوند اور بیوی کو یہ ادراک ہونا چاہیے کہ ازدواجی زندگی میں بعض اوقات ایسی چیزیں آجاتی ہیں جو پسند نہیں ہوتیں اور کئی ایک ایسے موڑ آتے ہیں جو بہت مشکل ہوتے ہیں جنہیں طلاق کی بجائے باہمی محبت وبات چیت اور افہام و تفہیم سے سلجھایا جاسکتا ہے ، اسی طرح رشتہ داروں کو بھی چاہیے کہ وہ خاوند اور بیوی میں صلح کرانے کی کوشش کریں اور ان دونوں میں اختلافات کے اسباب کو ختم کرنے کی سعی کریں تاکہ اللہ تعالی کے اس فرمان پر بھی عمل کر سکیں :

فرمان باری تعالی ہے :

اور اگر ان دونوں کے مابین اختلاف کا خدشہ رکھو تو ایک خاوند کے خاندان سے اور ایک بیوی کے خاندان سے صلح کرانے والے مقرر کرو ، اگر وہ اصلاح کرنا چاہیں تو اللہ ان کو توفیق دے گا یقینا اللہ تعالی علم والا خبر رکھنے والا ہے النساء (35).

دوم :

اگر کوئی ایسا سبب پایا جائے جو طلاق کو مباح کرتا ہو اور خاوند اپنی بیوی کو طلاق دے دے تو بیوی باقی ماندہ مہر کی حقدار ٹھرے گی

رہا گھریلو سامان تو جو چیز بیوی کی ملکیت تھی اور وہ اس نے اپنے خاوند کو ہبہ نہیں اور نہ ہی اسے تحفتاً دی ہے تو وہ بیوی کی ملکیت ہے جب چاہے وہ لے سکتی ہے

اور جو چیز خاوند کی ملکیت تھی لیکن وہ اس نے بیوی کے مہر کا حصہ بنا دی ہو تو وہ چیز بھی بیوی کی ملکیت ہے طلاق ہونے کی صورت میں وہ چیز بیوی کو حاصل ہوگی

سوم :

جب خاوند بیوی کو طلاق دینے سے انکار کر دے ، اور کوئی ایسا ضرر نہ پایا جاتا ہو جو خاوند کو طلاق دینے کا تقاضا رکھتا ہو ، تو پھر اس حالت میں بیوی کے سامنے یہی حل ہے کہ وہ خاوند سے خلع حاصل کر لے جیسا کہ ثابت بن قیس کی بیوی کے واقعہ والی حدیث میں بیان ہو چکا ہے

اور اس وقت خاوند کو حق حاصل ہے کہ وہ بیوی کے لیے شرط رکھے کہ وہ اپنے سارے یا کچھ مہر سے دستبردار ہو جائے

مزید آپ سوال نمبر (26247) اور (1859) کے جوابات کا مطالعہ کریں

والله اعلم

الاسلام سوال وجواب

144016